اتوار
۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۴ | اتوار ۳۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۹۔ اخاء ۱۳۷۳ ھش ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے۔ اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون' اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ مین اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے (بھیجا) ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا' بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۹۱)

دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خدا تعالیٰ کی صفات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہماری روحانی بھلائی کے لئے ایک اور صفت کا پہچاننا بھی ضروری تھا اب میں اس کو لیتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ میں مختصراً یہ مضمون بیان کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے متعلق تو غیر محدود بیان چاہئے۔ نہ آپ کی عمر غیر محدود کہ سن سکیں نہ میری یا کسی اور کی عمر اتنی لمبی کہ وہ سناتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کے جلوے تو غیر محدود ہیں وہ بڑی شان والا ہے۔ وہ صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ وہ ہمارے جسموں کا بھی مالک ہے وہ ہماری جان کا بھی مالک ہے وہ ہماری قوتوں اور صلاحیتوں کا بھی مالک ہے۔ وہ ہماری اولاد کا بھی مالک ہے۔ ہمارے پاس جو دولت ہے پیسے اور دوسرے اموال وغیرہ ہیں ان کا بھی مالک ہے۔ اصل مالک۔ حقیقی مالک وہی ہے اور ہمارا کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مالک ہونے کی صفت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا کچھ نہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ مالک ہے اس لئے انسان کو یہ جاننا چاہئے کہ اس کے مقابل پر تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں مالک جو ہوا' تو اس کے مقابل پر حق کیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا لڑکا تھا تو نے کیوں چھین لیا یا میرا روپیہ تھا تو نے کیوں ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ وہ ضائع ہو جائے یا میرا جسم تھا اس کو مفلوج کیوں کر دیا۔ کچھ بھی میرا نہیں سب اسی کا ہے۔ یہ ہے مالک ہونے کے معنی۔ اس صفت کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ایک حوالہ پڑھ کر آج کے خطبہ کو میں ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھایا اور (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کا اقرار کیا۔ یعنی ہمارا مال' جان۔ بدن۔ اولاد سب خدا کی ملکیت ہے تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو در حقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجالائے ہیں۔ کیونکہ در حقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں۔" روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳)

دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(از خطبہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مجلس انصار اللہ کے ہر رکن سے دو سوال

○ اول۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ تحریک جدید کا مالی سال ۳۱۔ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔
دوم۔ کیا آپ اور آپ کے اہل و عیال تحریک جدید کا وعدہ ادا کر چکے ہیں؟

براہ کرم اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں اور ہر فرد جماعت کو توجہ دلائیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ پاکستان

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن صاحب فراش ہیں۔ سفر کرنے کے قابل نہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز حسنات بدر ابن مکرم سعید احمد بدر صاحب بعمر ۸ سال کا اپنڈیکس کا اپریشن ۴۔ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ بچہ ہسپتال میں ہی زیر علاج ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۵۔ ستمبر ۹۴ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم رشید احمد طارق صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کے دو بیٹوں مکرم طارق احمد رشید مربی سلسلہ اور مکرم صالح احمد ناصر صاحب واقف زندگی (کارکن نظارت اصلاح و ارشاد) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

مکرم طارق احمد رشید کا نکاح عزیزہ سعدیہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ہمایوں اقبال صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر اور مکرم صالح احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزہ طاہرہ انجم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب ملک محلہ دار الیمن غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ یہ دونوں نکاح جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۹۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

اوروں سے پہلے اپنی اصلاح

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے بڑھاؤ۔ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔"

ہم اپنے ماحول پر نظر دوڑاتے ہوئے ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کہ چاروں طرف برائی ہی برائی پھیلی ہوئی ہے اور شائد ہم واحد ایسے انسان ہیں جنہیں نیکی کا خیال ہے۔ دوسرے لوگ برائیوں میں ملوث ہیں اور ہم ہر شخص سے نیکی کرتے ہیں۔ اگر اس امر پر غور کیا جائے تو اس میں اتنی صحت نہیں پائی جاتی جتنی کہ ہماری اس قسم کی باتوں میں موجود ہونی چاہئے اور یہ ہمیں نہیں بھولنا چاہئے کہ اگر ہم دوسروں میں برائیاں ہی تلاش کرتے رہے تو اپنی طرف نظر کب اٹھانے کا موقعہ ملے گا۔ دنیا کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے ہمیں اپنی طرف دیکھنا چاہئے اپنے آپ کو ٹھیک کر لینا چاہئے بلکہ اتنا ٹھیک کر لینا چاہئے کہ لوگ ہمیں دیکھیں اور ہمارے جیسا بننا چاہیں۔ یعنی ہم میں اس قدر نیکی پائی جائے کہ وہ دوسروں میں سرایت کرنے لگے۔ اگر ایسا ہو اور ہم میں سے ہر شخص ایسا ہی سمجھے اور ایسا ہی کرے تو یقیناً ہمارے ماحول میں سے برائی ختم ہو جائے گی اور نیکی کا قدم آگے کی طرف بڑھنے لگے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا جو ارشاد ہم نے نقل کیا ہے اس کی ساری باتیں ہماری اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہوئے دوسروں تک پہنچتی ہیں۔ یہ کہ بندوں پر رحم کرو۔ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں سے توقع کریں کہ وہ ہم پر رحم کریں۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق ہمارا اپنا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم دیگر لوگوں پر رحم کریں اور اگر ہر شخص ایسا کرنے لگے تو رحم بھی ہر شخص کرے گا اور رحم ملے گا بھی ہر شخص کو۔ اور معاشرے کی کیفیت یکسر بدل جائے گی۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ اور اپنی کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو گویا اس میں بھی ہم خود ہی مخاطب ہیں۔ ہم اگر کسی پر زبان یا ہاتھ یا کسی اور طرح سے ظلم نہیں کریں گے اور ہم سے مراد ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر اپنے آپ کو مخاطب سمجھے تو گویا اس دنیا سے زبان یا ہاتھ یا کسی اور طرح کا ظلم قطعاً ختم ہو جائے گا۔ "مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔" اس چھوٹے سے فقرے میں حضرت صاحب نے ہمدردیٔ انسان اور بہبودِ بنی نوع کا وہ گُر بتا دیا ہے کہ جس پر عمل کرنے سے تعلقات میں بہتری آتی ہے۔ معاشرے کا رنگ نکھرنے لگتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ تکبر ایک ایسی چیز ہے جو انسان اور انسان میں فاصلہ پیدا کرتی ہے دنیا میں کبھی کوئی شخص اس بات کو برداشت کرنے پر رضامند نہیں ہوا کہ اس پر تکبر کیا جائے۔ اگرچہ بالکل برابری نہ بھی سہی۔ فرق تو ہو سکتا ہے۔ لیکن تکبر کو برداشت کرنا خلافِ فطرت ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی گالی دے بھی تو تم گالی نہ دو۔ اور ان ساری باتوں سے پہلے مرکزی بات حضرت صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی جائے۔ اس کی وحدانیت کو پھیلانے کے لئے اس کی تمام صفات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی صفات ہی سے اس کی ذات اور اس کی واحدانیت کا پتہ چلتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو اپنی استطاعت کے مطابق ان صفات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تو جو باتیں حضرت صاحب نے فرمائی ہیں وہ ہمارے لئے آسان بلکہ بہت ہی آسان ہو جاتی ہیں لیکن اگر کوئی مشکل بھی پیش آئے تو حضرت صاحب نے تو بات ہی اس بات سے شروع کی ہے کہ تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ حضرت صاحب کا یہ ارشاد اور اس ارشاد کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنا چاہئے اور بجائے اس کے کہ دوسرں سے ان باتوں کی توقع کی جائے پہلے خود اپنا قدم آگے بڑھانا چاہئے۔

ہمیں ضرورت ہے ایک ایسے ادب کی جو احمدی ادب ہو
ہمارے ذہنوں کی روشنی ہو ہماری تسکین کا سبب ہو
ہمارا ہر لمحہ اک عمل ہے قدم قدم ہے نشانِ منزل
خدا کے الطاف بے نہایت کی آرزو ہو یہی طلب ہو

ابوالاقبال

دعائے سکھ

دنیا میں دکھ۔ عقبیٰ میں دکھ۔ دنیا میں سکھ عقبیٰ میں سکھ
دنیا میں دکھ۔ عقبیٰ میں سکھ۔ دنیا میں سکھ عقبیٰ میں دکھ

ہیں چار قسمیں خَلق کی۔ تقسیم ہے تقدیر کی
پر اصل دکھ عقبیٰ میں دکھ اور اصل سکھ عقبیٰ میں سکھ

مخلوق ہے وہ بدتریں۔ دکھ میں جو ہو دونو جگہ
قسمت ہے ان کی خوش تریں۔ جن کو ہو دونو جا میں سکھ

اکثر مگر ایسے ہیں لوگ۔ جنکو ہے یاں دکھ یا وہاں
مومن کو کچھ دنیا میں دکھ۔ کافر کو ہے عقبیٰ میں دکھ

ایسے بھی ہیں جنکو ہے سکھ۔ یا اِس جگہ یا اُس جگہ
کافر کو ہے دنیا میں سکھ۔ مومن کو ہے عقبیٰ میں سکھ

یارب! ہر اک دکھ سے بچا۔ اور کر عطا ہر جا میں سکھ
دنیا میں اور عقبیٰ میں سکھ۔ امروز اور فردا میں سکھ

کر فضل و احساں اس قدر۔ دکھ سے رہیں محفوظ ہم
دے برزخ و محشر میں سکھ اور جنت الماویٰ میں سکھ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

قارئینِ الفضل سے.....

مضمون نگاری بھی بہت اہم ہے لیکن شائع شدہ مضامین پر تعمیری تنقید بھی کچھ کم اہم نہیں۔ اس تعمیری تنقید سے کسی ایک ہی موضوع کے متعلق مختلف دوستوں کے خیالات سامنے آجاتے ہیں یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی سا بھی مضمون پڑھا جائے تو اس کے متعلق ہمارے دل میں بھی بعض ایسے خیالات آتے ہیں جو اس مضمون سے اتفاق کرتے ہوں یا اس مضمون سے اختلاف کا مزاج رکھتے ہوں۔ دونوں طرح کی باتیں نہ صرف مضمون نگار کے لئے مفید ہیں بلکہ قارئین کو بھی مطالعہ کا ایک وسیع میدان مل جاتا ہے۔ اور اس طرح خیال سے خیال پیدا ہوتے ہوئے موضوع کی وسعت پذیری سامنے آنے لگتی ہے کیا ہم اپنے قارئین سے توقع کریں کہ وہ الفضل میں شائع شدہ مضامین کے متعلق اپنے تعمیری خیالات (تنقید) کا اظہار کیا کریں۔ اور اپنے خیالات سے دیگر قارئین کو بھی مستفید کر کے ثواب دارین کے مستحق بنیں۔

الفضل کے صفحات تعمیری تنقید کے لئے اسی طرح کھلے ہیں جس طرح مفید اور معلوماتی مضامین کے لئے۔ ہر وہ مضمون یا موضوع جو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کے لئے افادیت کی حیثیت رکھتا ہے وہ ہم خدا کے فضل سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ بھی اس میں حصہ دار بنیں۔

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۴

کالی فاس' پاگل پن کا علاج' پیدائشی کمزوریاں' ہر قسم کے بخار کا نسخہ

کالی کارب' گاؤٹ کا علاج' جریان خون' دانتوں کا گرمی سردی سے حساس ہونا' مثانے کا نزلہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ہومیو پیتھک کلاس مورخہ ۲۲- اگست ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۳۴

لندن: ۲۲- اگست ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری ساری نیک دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں اپنے تجربات کے حوالے سے کالی فاس اور کالی کارب سمیت بعض اور ادویات کا تذکرہ فرمایا۔

کالی فاس Kali Phos حضرت صاحب نے فرمایا اس دوا کا روزمرہ مزاج یہ ہے کہ یہ اعصاب کی چوٹی کی دوا ہے اس کا عمومی مزاج یہ ہے کہ سردی سے تکلیف ہوتی ہے اور نم موسم میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس کی تکلیف کا وقت صبح کا ہے اور آرام کا وقت شام ہے۔

دوسری بات کالی فاس کی پہچان ہے۔ کالی فاس گہری عفونت والے مریضوں سے تعلق رکھتی ہے۔ خون کا بریک ڈاؤن ہو۔ خون کے ٹشوز کا توازن بگڑ رہا ہو تو کالی فاس کو سوچنا چاہئے۔

بعض ہومیو پیتھوں نے کالی فاس ہی نہیں بلکہ تمام پوٹاشیم سالٹ کے بارے میں تنبیہہ کی ہے کہ بخار کے دوران پوٹاشیم سالٹ نہ دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات بالکل غلط ہے اس پر بالکل توجہ نہ کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو بات میں سمجھا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ جس طرح چڑھتے بخاروں میں سوڈیم سالٹ نہیں دیئے جاتے اسی طرح اس وقت پوٹاشیم سالٹ بھی نہیں دینے چاہئیں یہ احتیاط صرف چڑھتے بخار کے وقت ہے۔ لیکن اترتے ہوئے بخار میں یہ احتیاط غیر ضروری ہے اور اترتے بخار میں بہترین اثر کرتی ہے۔ ورنہ بعض بخار تو اترتے ہی نہیں۔ ٹائیفائیڈ میں مریض مرجائے گا تو پھر دو گے؟ ایسے تمام مسائل میں کالی فاس چوٹی کی دوا ہے۔

پیٹیشیا میں بھی یہی اثر ہے۔

پاگل پن کا علاج یادداشت کمزور ہو۔ نروس بریک ڈاؤن ہو۔ مزمن پاگل پن ہو جس کی وجہ کا پتہ نہ ہو۔ اگر دوسری دوائیں کام نہ کریں تو کالی فاس ایک لاکھ کی طاقت میں دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے کئی مریضوں کو یہ دوا کامیابی سے دی ہے۔

روزمرہ کے پاگل پن اور ہسٹیریا میں فرق ہے۔ دیکھنا ہے کہ یہ اخراجات کے دبنے سے یا غم سے ہوا ہے وجہ کا علم ہو جائے تو اس کے مطابق دوا دیں وجہ کا علم نہ ہو تو پاگل پن میں یہ دوائیں دیں۔

سلفر ۲۰۰ Sulphur

سٹرامونیم ۲۰۰ Stramonium

دونوں دوائیں ملا کر دیں تو غیر معمولی فرق پڑ جاتا ہے۔ ابارشن کے رجحان میں بھی کالی فاس موثر دوا ہے۔ خون اور اعصاب کے لئے چوٹی کی دوائیں یہ ہیں

اعصاب کے لئے
کالی فاس
کلکیریا فاس
میگ فاس

خون کے لئے
کالی فاس ۶ X
کلکیریا فاس ۶ X
فیرم فاس ۶ X

فیرم آئرن کا سالٹ ہے۔ خون بنانے اور بخار اتارنے میں بہت مفید ہے۔ فیرم فاس بخار کے شروع میں سردی لگنے کے وقت بھی نقصان نہیں دیتا۔ فولک ایسڈ کی کمی کی وجہ بنتی ہے۔ لیکن ایسے میں فولک ایسڈ Folic Acid زبردستی دینا نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔

بچوں میں خون کی بہتری کے لئے فیرم فاس کے ساتھ کلکیریا فاس اور کالی فاس بہترین ہے۔

بچے کی پیدائشی کمزوری اگرچہ بچہ پیدائش کے وقت سے کمزور ہے تو سلیشیا 6 X ساتھ دیں۔ بعد میں بعض اوقات نیٹرم میور بھی شامل کی جا سکتی ہے۔ اگر علامات ۶ ماہی پیدائش کی ہوں۔ ایک کیس میں رحم بہت سکڑا ہوا تھا' پیدائشی طور پر ڈاکٹروں نے کہا کہ اس مریضہ کو اولاد ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کو نیٹرم میور شامل کی۔ کامیابی ہوگئی۔ جہاں Preventive Birth کی صورت میں کمیاں ہوں تو نیٹرم میور اور سلیشیا دیں۔

سیپٹک فیور کا نسخہ

کالی فاس۔ فیرم فاس۔ ایکونائیٹ

ایکونائیٹ ہر بیماری کے شروع میں دیں تو فوراً کام کرے گا یا بالکل نہیں کرے گا۔ لیکن فیرم فاس ایکونائٹ کی طرح کام چھوڑتا نہیں۔

بخار کے شروع میں کالی فاس نہ دیں۔ تاہم جب ایک دفعہ ردعمل بیٹھ جائے تو پھر دیں۔ ہر بخار کا اگلا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اعصاب اور دماغ پر فالج کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ پہلی دفعہ جب آپ دیں تو Peak پر دیں۔ پھر رک جائیں اور پھر Peak پر دیں۔

ہر قسم کے بخار کا نسخہ جہاں علامات یقینی نہ ہوں وہاں بہترین نسخہ نکالی کا۔ ہر قسم کے بخار میں کم و بیش ضرور فائدہ دے گا۔ وہ یہ ہے۔

پائیروجنیم ۲۰۰ Pyrogenium

ٹائیفائیڈینم ۲۰۰ Typhoidinum

کالی فاس ۶ X

فیرم فاس ۶ X

پائیروجنیم۔ ٹائیفائیڈینم دن میں تین بار دے سکتے ہیں۔ خصوصاً عورتوں کے پرسوتی بخار میں چوٹی کی دوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا عورتوں کے اس بخار میں پائیروجنیم کو ٹائیفائیڈینم سے ملا کر دینے کا نسخہ میں نے حضرت اماں جان اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے لیا ہے۔

مثانے کے نزلہ میں کالی فاس بہت مفید ہے کالی کارب بھی بہت مفید ہے۔

کالی کارب Kali Carb اس دوا کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ یہ تضادات کی دوا ہے۔ گرمی سے آرام اور تکلیف۔ سردی سے تکلیف اور آرام۔ اگر مریض کا مزاج اس دوا کو قبول کرنے پر تیار نہ ہو تو نقصان ہوتا ہے جس طرح سلیشیا کے ردعمل کے لئے جسم تیار نہ ہو تو نقصان ہو جاتا ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد پیدا ہونے والی تکالیف میں کالی کارب بہت آرام دیتی ہے۔ گاؤٹ میں انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں تو کالی کارب کو اونچی طاقت میں دینا مریض کو مارنا ہی نہیں بلکہ تکلیف دہ طریق سے مارنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جوڑوں اور انگلیوں کے مادوں نے جگہ بنالی ہوتی ہے۔ ان کی ہیئت بگڑ گئی ہوتی ہے۔ اس صورت میں کالی کارب کا استعمال احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ اس سے پہلے کاربو ویج کا کورس دیں۔ بغیر کاربو ویج کی تیاری کے ناپسندیدہ ردعمل ہو سکتا ہے اونچی طاقت میں بھی اور نیچی طاقت میں بھی کاربو ویج کا نقصان نہیں۔

کاربو ویج چند دن کھلائیں پھر کالی کارب ۳۰ سے زائد طاقت میں نہ دیں۔

جریان خون کا علاج یہ جریان خون میں بھی مفید ہے۔ انتڑیوں سے خون کی اجابت ہونا یہ انٹی مونیم کروڈ کی بھی علامت ہے۔ مگر کالی کارب میں نسبتاً نرم اجابت ہوتی ہے اگرچہ بعض اوقات سخت اجابت بھی دیکھی ہے۔ مگر انٹی مونیم کروڈ میں نارمل اجابت کے ساتھ خون ملا ہوتا ہے نہ درد ہوتی ہے نہ تکلیف۔ کالی کارب میں دردیں ہیں۔ پیٹ میں بے چینی اور Colic کا درد ہے۔

کالی کارب بعض اوقات نکس وامیکا کے غلط استعمال کی دوا ہے۔ اگر زیادہ دے دی جائے اور اسہال لگ جائیں اور سردرد ہو جائے تو جیل سیمیئم سردرد کے لئے اور اسہال کے لئے کالی کارب ایک دو خوراکوں میں مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ مگر اسے لمبا نہ کریں ورنہ پھر یہ ضرور قبض کرے گی۔

اس میں مزاجوں کا اختلاف ہے۔ چڑچڑاپن نمایاں ہے۔ اکثر اعصابی تکالیف میں ایسا ہوتا ہے۔ اکیلے پن کا خوف اور توہمات کا شکار بھی ہوتا ہے۔ توہمات افراد کے ساتھ سے دور نہیں ہوتے بلکہ زندگی کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔ گرمی سے بھی زود حس اور سردی سے بھی زود حس۔ دانتوں کو گرم چیز سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر سردی بھی تکلیف دیتی ہے بعض دانت سردی سے اتنے زود حس ہو جاتے ہیں کہ ٹھنڈا پانی بھی نہیں پی سکتے۔ دانت کے اردگرد کا گوشت Inflamed ہو جاتا ہے۔ کبھی Decay بھی ہو چکی ہوتی ہے۔ کبھی پس (پیپ) pus بھی ہوتی ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

میری دعوت الی اللہ

جہاں تک تحریر کا تعلق ہے جس روز میں نائیجیریا پہنچا اسی روز میں نے میز پر ایک اخبار دیکھا (ڈیلی سروس) جس میں عورتوں کے حقوق کے متعلق ایک مضمون تھا۔ میں نے اس سے اگلے ہی روز اس کا جواب لکھا اور حضرت حکیم صاحب کی وساطت سے اس اخبار کے ایڈیٹر سے مل کر یہ مضمون انہیں دے دیا۔ اور انہوں نے شائع کر دیا۔ یہ میری پہلی تحریر تھی جو نائیجیریا میں شائع ہوئی اس کے بعد تقریباً ہر دوسرے چوتھے روز میرا کوئی خط یا بیان جو عام طور پر دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ہوتا تھا یا پاکستان کے نظریے کے تحفظ کے سلسلے میں چھپتے رہے۔

اس قسم کے سینکڑوں تراشے میرے پاس اب بھی محفوظ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک روزنامہ نے میرا ہفتہ وار کالم شائع کرنا شروع کیا اور پھر ایک اور روزنامے نے۔ اور پھر ایک اور ہفت روزہ نے۔ اور پھر ایک اور ہفت روزہ نے اور ایک مقامی زبان کے یوروبا اخبار نے۔ ان سب اخبارات کو ہر ہفتہ الگ الگ موضوع پر میں کالم مہیا کرتا رہا۔ یوروبا اخبار اور ایک اور انگریزی اخبار میں تو زیادہ لکھنے کا موقع نہ ملا۔ لیکن دو روزناموں ڈیلی سروس اور مارننگ پوسٹ اور ایک ہفت روزہ کامٹ میں ایک عرصے تک میرے ہفتہ واری کالم شائع ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ جب میں نائیجیریا سے ۱۹۶۴ء میں واپس آیا تو مارننگ پوسٹ جو اس وقت وہاں کا سب سے بڑا اخبار سمجھا جاتا تھا نے مجھے ایک خط کے ذریعے اس بات کی دعوت دی کہ میں پاکستان میں ان کی نمائندگی کروں اور یہاں سے کالم یا خبریں بھیجا کروں۔

جہاں تک مشن کی خبروں کو اخبارات تک پہنچانے کا تعلق ہے۔ میں نے وہاں ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کا اجراء کیا اور مختصر طور پر اسے وانا کہا۔ چنانچہ اکثر و بیشتر میں اسی نیوز ایجنسی کے ذریعے دنیا بھر کے احمدی مشنوں کی خبریں اخبارات کو مہیا کرتا رہا۔ اس کے علاوہ مجھے خیال آیا کہ مذہبی امور کے متعلق ایک الگ کالم اخبارات کو بھیجنا چاہیے۔ چنانچہ فوکس آن ریلیجن کے نام سے میں نے رائٹنگ پیڈ چھپوائے۔ اور تقریباً دس پندرہ روز کے بعد کسی نہ کسی مذہبی موضوع پر اخبارات کو مواد مہیا کرتا رہا۔

مجھے ایک ہفت روزہ اخبار جاری کرنے کا بھی موقعہ ملا جو پہلے شروع تو ماہوار اخبار کی حیثیت سے کیا گیا تھا۔ لیکن دو چار شمارے شائع ہوئے تو حضرت امام جماعت الثانی کا ارشاد ملا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ اخبار ہفتہ وار ہے چنانچہ جس روز حضرت صاحب کا یہ خط ملا اس سے اگلے ہفتے سے شروع کر کے بارہ سال تک میں نے اپنی ادارت میں اس اخبار کو شائع کیا اور محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس بارہ سالہ عرصہ میں نہ کوئی شمارہ چھپنے سے رہا اور نہ کبھی ایک شمارے کی اشاعت بھی تاخیر سے ہوئی۔ اس اخبار کے ذریعے ہمیں خدا کے فضل سے بہت آسانی کے ساتھ دوستوں تک پہنچنے کا موقعہ میسر آگیا۔ جس روز یہ اخبار چھپتا تھا۔ ہم اپنی گاڑی پر ایک بورڈ لگا کر اس اخبار کی تشہیر کے لئے شہر کے مختلف مقامات پر کھڑے ہو کر اس کا تعارف کرواتے تھے۔

دعوت الی اللہ کے لئے اور اسی طرح جماعت کی دینی تربیت کے سلسلے میں چھوٹے لٹریچر کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی توفیق دی کہ میں نے وہاں خاصی تعداد میں لٹریچر شائع کیا۔ عیسائیوں کی ہر سال چھپنے والی دینی کتابوں کی فہرستوں میں میرے اس لٹریچر کو بھی شامل کیا جاتا رہا اور اس طرح یہ لٹریچر نہ صرف احمدیہ جماعت کے سامنے آیا بلکہ عیسائی مشن بھی اسے اپنے رنگ میں استعمال کرتے۔

اگرچہ ہمارا یہ اخبار چھپتا تو کسی اور پریس میں تھا (ٹکا ٹورے) پریس لیکن اس کی کمپوزنگ اور سیٹنگ ہم اپنے پریس میں (احمدیہ پریس) میں کرتے تھے۔ ہمارا اپنا سٹاف اسے کمپوز کرتا تھا۔ چیز(Chase) میں سیٹ کرتا تھا اور ہم یہ چیز(Chase) اور کاغذ ٹکا ٹورے پریس لے جا کر وہاں سے اخبار چھپواتے تھے۔ اگرچہ بعد میں ہم نے بھی مشینیں خرید لیں اور میری واپسی کے کچھ عرصہ بعد یہ اخبار اپنے ہی پریس میں چھپنے لگا۔ یہاں یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے احمدیہ پریس کو خاکسار ہی نے رجسٹر کروایا تھا اس کے لئے پہلی مشین لندن سے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور محترم مولوی عبدالرحمان صاحب کی وساطت سے منگوائی گئی تھی۔

چونکہ لٹریچر کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اور خاص طور پر اخبارات میں اشتہار دینے کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ اپنی کتب کی فروخت کے لئے ایک سنٹر قائم کیا جائے۔ اس کے لئے خاکسار نے "احمدیہ بک شاپ" اور "دین حق لٹریچر" حکومت سے رجسٹر کروائے اور باقاعدہ اپنے لٹریچر کو عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کے لئے دکان میں رکھا گیا۔ اس میں قادیان سے اور ربوہ سے منگوایا ہوا لٹریچر اور نائیجیریا میں جو ہم شائع کرتے تھے وہ لٹریچر اور بعض اوقات انگلستان مشن سے بھی کتابیں منگوا کر رکھی جاتی تھیں۔ اور اہم اخبارات میں اس دکان کے نام سے اپنے لٹریچر کا اشتہار دیتے تھے جس کے خدا فضل سے بہت اچھے نتائج نکلے۔

نائیجیریا میں احمدیت کے پہلے دور میں تو حضرت صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی تجویز پر ۱۹۲۱ء میں پہلا احمدیہ سکول کھولا گیا تھا۔ لیکن دوسرے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو توفیق ملی کہ ہم نے ایک پرائمری سکول لیگوس میں کھولا اور ایک پرائمری سکول الارو میں اور اس کے بعد جب صوبے میں لازمی تعلیم کا انتظام کیا گیا تو آٹھ دیگر سکول ہم سے کھلوائے گئے۔ گویا کہ میری موجودگی تک وہاں ہمارے پاس دس سکول تھے۔ سیکنڈری سکول کے لئے ہم نے انتہائی کوشش کی لیکن بعض وجوہات کی بناء پر ہمیں اجازت نہ مل سکی۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مربی کی دعوت الی اللہ کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ وہ بولتا بھی ہے لکھتا بھی ہے جماعت کی تعلیم کا انتظام بھی کرتا ہے سکول بھی کھولتا ہے۔ لٹریچر لوگوں تک پہنچانے کا بھی انتظام کرتا ہے۔ اور اسی طرح کئی اور کام اسے کرنے پڑتے ہیں۔

جو لٹریچر نائیجیریا مشن نے میرے وقت میں شائع کیا تھا۔ وہ بہت سے دیگر سکولوں میں بھی رائج رہا۔ بلکہ ان میں سے ایک کتاب میری واپسی کے بعد وہاں کی فوج نے بیس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر حاصل کی تاکہ وہ اپنے فوجیوں کو دینی تعلیمات سے آگاہ کر سکے۔

میں نے کچھ پمفلٹ جن کا حجم چار صفحات پر ہوتا تھا شائع کئے اور کچھ کتابیں۔ بعض کتابیں ایسی تھیں جو کسی مصنف کی کتاب کے جواب میں لکھی گئی تھیں۔ اور وقت کی ضرورت سمجھ کر انہیں شائع کیا گیا تھا۔

ایک بشپ صاحب کے شائع کردہ پمفلٹ کے جواب میں میں نے پمفلٹ شائع کیا تو ان کا مجھے خط ملا کہ جو حوالے تم نے درج کئے ہیں وہ مستند نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں سے منسوب ہیں جنہیں ہم عیسائی ہی نہیں سمجھتے بلکہ خدا کے منکر قرار دیتے ہیں میں نے یہ حوالے ایک بڑی مستند کمنٹری یعنی پیکس (Peaks) کمنٹری سے لئے تھے۔ چنانچہ میں نے بشپ صاحب کے اوپر کے عہدہ دار یعنی آرچ بشپ کو خط لکھا کہ میں عیسائیت کا مطالعہ کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں پیکس (Peaks) کمنٹری پر زیادہ تر انحصار کرتا ہوں۔ آپ کے خیال میں یہ کمنٹری کیسی ہے۔ آرچ بشپ کا مجھے خط ملا کہ یہ تو بہت اچھی کتاب ہے اور اس کے لکھنے والے بہت مستند لوگ ہیں۔ جب مجھے آرچ بشپ صاحب کا یہ خط ملا تو میں نے بشپ صاحب کو پھر لکھا کہ آپ کے آرچ بشپ صاحب تو یہ کہتے ہیں۔ کیا میں آپ کا خط اور آرچ بشپ کا خط شائع کر دوں۔ انہوں نے بڑی شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ بے شک شائع کر دو۔ چنانچہ میں نے جو پمفلٹ ان کے جواب میں لکھا تھا اس کے ضمیمہ کے طور پر یہ خطوط شائع کر دیئے۔

میں نے دعوت الی اللہ اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے جو پمفلٹ یا کتابیں لکھیں ان میں سے بعض کے یوروبا زبان میں تراجم بھی شائع کئے گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیف....اصول کی فلاسفی کا میں نے ایک بہت بڑی ترجمہ کرنے والی کمپنی سے ہاؤسا زبان میں ترجمہ کروایا (اس وقت اس ترجمے کی اجرت ۸۰- پاؤنڈ ادا کی گئی تھی) گویا کہ ہمارے مشن نے انگریزی یوروبا اور ہاؤسا زبان میں لٹریچر شائع کیا اور اس کا اکثر حصہ تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کی اغراض سے نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ دیگر ملکوں میں بھی تقسیم کیا۔

ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ مغربی افریقہ کا تفصیلی نقشہ لے کر تمام ممالک میں چاہے وہ فرانسیسی زبان بولتے ہوں یا انگریزی زبان اپنا لٹریچر بھجوایا جائے چنانچہ میں نے بہت سے پیکٹ تیار کر کے ان تمام ملکوں کے بڑے بڑے پوسٹ آفس کے پوسٹ ماسٹروں کو اور ریلوے سٹیشن کے سٹیشن ماسٹروں کو وہ لٹریچر بھجوایا۔

اسی طرح وہاں ایک بین الافریقی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سینکڑوں مندوبین مختلف ممالک سے شرکت کے لئے تشریف لائے۔ افریقہ کے علاوہ بھی کئی ممالک اس میں شریک ہوئے چنانچہ پاکستان کے بھی دو نمائندے اس میں شامل تھے۔ ان سب نمائندوں کے لئے میں نے جماعت کے لٹریچر کے پیکٹ بنا کر متعلقہ دفتر کو بھجوا دیئے کہ وہ تمام نمائندوں کی خدمت میں ہماری طرف سے یہ تحفہ پیش کر دیں۔

لٹریچر زیادہ تر مفت تقسیم کرنے کے سلسلے میں مجھے ایک بات یاد آرہی ہے اور وہ یہ کہ جب میرا وقف منظور ہوا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس انٹرویو کے لئے بھجوایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مجھ سے پوچھا تجارت میں دلچسپی ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے پھر کہا بالکل دلچسپی نہیں۔ میں نے گزارش کی بالکل ہی نہیں۔ پھر آپ نے میری اخبار بینی کے متعلق سوال کئے اور پوچھا کہ جو اخبار میں پڑھتا ہوں۔ اس کی کیا

باقی صفحہ ۷ پر

ابن العطاء

میرا کالم

۱۹۴۳ء کی بات ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پرانی دہلی نے نظام الدین اولیاء کے احاطے میں جاکر وقار عمل کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ پندرہ بیس خدام الاحمدیہ وہاں پہنچ گئے دیکھاکہ ایک دیوار کے سائے میں چارپائی بچھائے محترم خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے مخصوص لباس میں تشریف فرماہیں۔ ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی کہ خواجہ حسن نظامی جیسے معروف اور مشہور شخص سے جاتے ہی ملاقات کاموقعہ مل گیا۔ انہوں نے جب ہمارے ہاتھوں میں جھاڑو اور جھاڑن دیکھے تو مسکرائے اور ہمیں اپنے پاس بلاکر پوچھا۔ یہاں کیسے آنا ہوا۔ ہم میں سے ایک دو کو اشارہ کرکے اپنی چارپائی پر بٹھالیا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہماری اس بات کو سنا کہ خدام الاحمدیہ کا یہ پروگرام ہے کہ مساجد اور دوسری ایسی جگہیں جہاں زیادہ لوگ اکٹھے ہوتے ہوں انہیں گاہے گاہے صاف کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ہم نے دہلی کی کئی مساجد میں جاکر صفائی کی ہے ہم اسے وقار عمل کہتے ہیں اور یہ پروگرام ہمیں ہمارے امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے ہیں) نے دیا ہوا ہے اس کے بنیادی طور پر دو فوائد ہیں ایک تو یہ کہ جن گلیوں پر زیادہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں انہیں صاف رکھنے سے بیماری کم پھیلتی ہے اور دوسری یہ کہ ہم مل جل کر جو کام کرتے ہیں وہ ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا کرنے کاباعث بنتا ہے کہ دنیا میں کسی بھی کام کو گھٹیا نہ سمجھا جائے ہر وہ کام جو کسی نہ کسی رنگ میں مفید ہے اور ہماری اپنی ذات کے لئے یا معاشرے کے لئے اس کام کا کیا جانا ضرورت کا تقاضا ہے وہ کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی جھجک اور شرم محسوس نہ کی جائے۔ اگر ہمیں خود آٹا پسوانا پڑے۔ بازار سے سودا لانا پڑے۔ کسی غریب کا بوجھ اٹھانا پڑے۔ تو ہم اسے کسی قسم کی عار نہیں سمجھتے۔ یہ ایک رنگ میں خدمت خلق بھی ہے اور ایک رنگ میں اپنے جذبات پر قابو پانے والی بات ہے۔ ہم ٹوکری ڈھونے کو بھی برا نہیں سمجھتے اور جھاڑو دینا بھی ہمارے لئے معیار سے گرنے والی بات نہیں ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاتھوں میں جھاڑو بھی ہیں اور جھاڑن بھی ہم جیساکہ پہلے ہم نے کہا ہے اسے وقار عمل کہتے ہیں۔ محترم خواجہ حسن نظامی صاحب بڑے شوق سے اور بڑی محبت سے ہماری یہ باتیں سنتے رہے۔ ہم نے ان کے سامنے وقار عمل کیا۔ وہ ہماری ان باتوں کو سننے کے بعد حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق فرمانے لگے کہ میں ان کی ذات سے بہت متاثر ہوں۔ وہ نہ صرف اپنی جماعت کی رہنمائی کرتے ہیں بلکہ سیاسی طور پر جو مشورے انہوں نے مسلمانوں کو دیئے ہیں نہایت قابل عمل ہیں۔ ہمارے لئے یہ خوشی کی بات تھی۔ محترم خواجہ حسن نظامی صاحب جن کے متعلق یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ وہ احمدیہ جماعت کو بعض دفعہ عجیب عجیب مقابلوں کی دعوت دیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک دعوت یہ تھی کہ مرزا صاحب اور وہ دونوں قطب مینار سے چھلانگ لگائیں اور جو زندہ بچے اسے سچا سمجھا جائے۔ انتہائی غیر منطقی مطالبہ ہے۔ لیکن مشہور تھا کہ وہ اسی قسم کے مطالبے کیا کرتے تھے۔ اب ہم سے محو گفتگو تھے اور جماعت کی اور امام جماعت کی تعریف فرما رہے تھے۔ انہیں اس بات کی خوشی کی تھی یعنی وہ اس بات پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے کہ حضرت امام جماعت الثانی ایک عملی آدمی ہیں وہ صرف بات نہیں کرتے بلکہ عمل کرکے دکھا دیتے ہیں۔ انہوں نے جماعت کے جذبے کی بھی تعریف کی کہ آپ لوگ بہت اچھے تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اپنے ہاتھ میں جھاڑو اور جھاڑن لے کر دوسرے لوگوں کی پبلک جگہیں بھی صاف کرتے پھرتے ہیں۔ اپنی جگہیں تو لوگ صاف کرتے ہی ہیں لیکن دوسری جگہوں پر جاکر اپنے ہاتھوں سے اس طرح صفائی کرنا جیسے آپ اس جگہ پر خادم مقرر کئے جا چکے ہوں۔ یہ بات قابل داد ہے اور اگرچہ اس کے لئے میں آپ کو بھی داد دوں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے آپ میں یہ جذبہ پیدا کر دیا ہے وہ زیادہ قابل داد ہے۔ خاصی دیر تک ہم آپ کے پاس بیٹھے رہے اور وہ جماعت اور امام جماعت الثانی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ پھر انہوں نے ہمیں اس بات کی دعوت دی کہ ہم نظام الدین اولیاء کو اچھی طرح دیکھیں مختلف کمروں میں جاکر اور وہاں کام کرنے والے مختلف لوگوں سے مل کر۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہم نے کسی خانقاہ کو اتنا صاف ستھرا اور سجا سجایا پایا۔ جب ہم اپنا وقار عمل ختم کر چکے تو پھر محترم خواجہ حسن نظامی صاحب سے علیک سلیک کرنے کے لئے ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے تہ دل سے شکریہ کا اظہار کیا۔ ہم ان سے اجازت لے کر واپس آگئے۔ میرے لئے خواجہ حسن نظامی صاحب سے ملاقات کا یہ پہلا موقعہ تھا اور شائد ہم میں سے اکثر نوجوانوں کے لئے یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ اس کے بعد مجھے خواجہ حسن نظامی صاحب سے محترم خواجہ نواب محمد شفیع صاحب کی ہفتہ وار میٹنگ میں ملنے کا موقعہ ملا۔ جیساکہ میں نے اپنی پہلی تحریروں میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ نواب خواجہ محمد شفیع صاحب کے ہاں ہفتہ وار اجلاس ہوا کرتا تھا۔ اس کے دو سیشن ہوتے تھے۔ مغرب سے پہلے افسانے پڑھے جاتے تھے۔ اور مغرب کے بعد مشاعرہ ہوا کرتا تھا۔ کئی دوست کئی بزرگ جو پہلی مجلس میں شرکت کیا کرتے تھے وہ دوسری مجلس کے لئے بھی اپنا وقت دیتے تھے۔ اسی طرح محترم خواجہ حسن نظامی صاحب آئے تو پہلی مجلس کے لئے۔ لیکن دوسری مجلس کے اختتام تک شریک مجلس رہے۔ انہوں نے اپنی ایک چھوٹی سی کہانی سنائی اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسی دن حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان جو محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے والد تھے وہ بھی موجود تھے۔ محترم آسان صاحب نے بھی اپنی ایک کہانی سنائی جس کا عنوان تھا اندھی لڑکی' محترم آسان صاحب سے اس ملاقات کے بعد جو ملاقات ہوئی وہ ایک مناظرے کے موقعہ پر تھی۔ مناظرہ ہندوؤں سے تھا اور لال قلعہ کے سامنے جو میدان ہے جس کی دوسری طرف جامع مسجد ہے۔ مناظرہ وہاں تھا۔ ہماری طرف سے محترم آسان صاحب مناظر تھے۔ اور مجھے ان کی ایک بات جو وہ انتہائی خوش مزاجی کے ساتھ فرما رہے تھے یہ یاد پڑتی ہے کہ وہ دوسری پارٹی کے مناظر سے کہتے تھے کہ یہ تو وہی بات ہوئی کہ میری مٹھی میں کیا ہے اور بتانے والا کہے یا پیسہ ہے یا آٹا پیسنے والی چکی کا پڑ۔ اس وقت اس بات کا بڑا لطف آیا اور یہ لطیفہ کے رنگ میں کہی گئی بات جب بھی یاد آتی ہے پر لطف لگتی ہے۔

ذکر محترم خواجہ حسن نظامی صاحب کا ہو رہا تھا۔ اس کالم میں ان کے خیالات کا اظہار مقصود تھا۔ اور یہ بات بتانا بھی مد نظر تھی کہ ان سے درگاہ نظام الدین اولیاء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے وقار عمل کے سلسلے میں ملنے کا موقعہ ملا اور نواب محمد شفیع صاحب کی ادبی اور شعری محفل میں بھی خواجہ حسن نظامی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ایسی ملاقاتیں اور پھر ایسے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقاتیں ہمیشہ ذہن پر مستولی رہتی ہیں۔ انسان ایسی ملاقاتوں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اور اسے اپنے کردار کا ایک حصہ بنا لیتا ہے۔

"مذہب کے اعلیٰ مقاصد میں خدا کی عبادت ہے اور خدا کی عبادت بندوں کے ساتھ حسنِ سلوک از خود سکھاتی ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرنچ اردو بول چال

نام کتاب- فرنچ اردو بول چال
FRENCH URDU CONVERSATION
مصنف- طارق محمود طارق- مخدوم صابری
صفحات- ۱۲۸
سائز- ۳۰×۲۰/۸
قیمت- ۲۲،۵۰ روپے
طابع- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
پبلشر- ملک بک ڈپو- اردو بازار لاہور

یہ کتاب مکرم طارق محمود طارق صاحب کی تصنیف ہے جو مربی سلسلہ تھے مگر بیماری کی وجہ سے خدمت دین کا کام جاری نہ رکھ سکے۔ آپ نے بڑی محنت سے فرانسیسی زبان سیکھی اور اس میں اچھی مہارت حاصل کی۔

اس کتاب کا مقصد فرانسیسی زبان میں بول چال کی مہارت حاصل کرنا ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ جہاں فرانسیسی الفاظ کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی فرانسیسی الفاظ کا تلفظ بھی اردو میں لکھا گیا ہے۔ جس سے صحیح تلفظ اختیار کرنے میں خاصی مدد مل سکتی ہے۔ زیر نظر کتاب اس کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ ساری کتاب ٹائپ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں بول چال کے الفاظ پر مبنی ۳۳ اسباق درج ہیں۔ ابتداء میں فرانسیسی حروف ابجد دیئے گئے ہیں اس کے بعد گرامر کے چند ابتدائی مراحل سکھائے گئے ہیں جن میں گردانیں بھی درج ہیں۔ جملہ ہدایات اور تشریحات اردو میں ہیں۔ اس میں عام بول چال اور گفتگو کے قابل ہونے کے لئے اچھا مواد درج ہے جو خصوصاً سیاحوں کے لئے زیادہ کار آمد ہے۔ اس کے علاوہ عام سطح کا قاری اگر فرانسیسی سیکھنا چاہے تو اس کتاب سے اسے بڑی اچھی مدد مل سکتی ہے۔ فرانسیسی کے شائقین کے لئے یہ کتاب ایک اچھا تحفہ ہے۔

(ی س ش)

آپ کا خط ملا

مکرم آفتاب احمد تہال صاحب لکھتے ہیں۔

الفضل میں آپ کا نیا کالم "میری صحافت" نہایت ہی خوشگوار اور دلچسپ ہے۔ "میری صحافت" جہاں آپ کی انتھک محنت اور بے لوث خدمت دین کا عکاس ہے وہاں تاریخ احمدیت کا ایک اہم باب بھی ہے۔ امید ہے اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا۔ اس کالم کی اقساط کم از کم "کاغذی ہے پیرہن" جتنی تو ہونی ہی چاہئیں۔ امید ہے قارئین کی تشنگی کا لحاظ کرتے ہوئے آپ اس سلسلہ کو جہاں تک ممکن ہو گا جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۷۵ میں نذیر احمد ولد عزیز دین صاحب قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۷ دار الرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع موضع چھنی کھچی مالیتی تیس ہزار روپے (۲) نقد بینک میں پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ + ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری و خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد ۳/۲۷ دار الرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد صدیق ولد عزیز دین محلہ دار الفضل ربوہ گواہ شد نمبر۲ نذیر احمد باجوہ سیکرٹری مال دار الرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۷۶ میں خورشید بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۷ دار الرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی دو تولہ مالیتی نو ہزار روپے (۲) نقد موجود پانچ ہزار روپے (۳) حق مہر دو سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید بیگم ۳/۲۷ دار الرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر۱ نذیر احمد مسل نمبر ۲۹۶۷۵ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمد صدیق احمد ولد عزیز دین معرفت نذیر احمد ۳/۲/۲۷ دار الرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۷۷ میں برکت بی بی زوجہ غلام محمد قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۷۰ سال بیعت اندازاً ۱۹۴۶ء ساکن کھرالہ ضلع سیالکوٹ حال کوارٹر نمبر ۱۴۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ساڑھے چار تولہ مالیتی ۱۳۰۰۰ روپے (۲) زیور چاندی ۲۵ تولہ مالیتی ۲۵۰۰ روپے (۳) حق مہر ۳۲ روپے بذمہ خاوند محترم اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ برکت بی بی کوارٹر نمبر ۱۴۹ صدر انجمن احمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ نصیر احمد ڈوگر پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمود احمد ڈوگر پسر موصیہ مسل نمبر ۲۹۶۷۸

مسل نمبر ۲۹۶۷۸ میں محمود احمد ڈوگر ولد غلام محمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۲ دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۳۸ برقبہ ۲۴´ X ۴۵´ واقع لاریکس کالونی شاہدرہ لاہور مالیتی چار لاکھ روپے (۲) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع محلہ باب الابواب ربوہ مالیتی اسی ہزار روپے (۳) پلاٹ برقبہ واقع موضع چھنی کھچی ساڑھے چھ مرلہ مالیتی تیرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد ڈوگر ۱۵/۲ دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا بشیر احمد وصیت نمبر ۲۸۷۸۰ صدر محلہ دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر۲ محمد ادریس سیکرٹری مال محلہ دار البرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۷۹ میں عبد اللہ وہاب ولد عبد الرحمان قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳/۱۶ دار الیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد اللہ وہاب ۱۳/۱۶ دار الیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد اسماعیل اسلم صدر موصیان دار الیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۲ صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر ۱۲۱۶۳۔

مسل نمبر ۲۹۶۸۰ میں فخر احمد عباسی ولد ناصر احمد عباسی قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فخر احمد عباسی F-90 وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر۱ شیخ بشارت احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر۲ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱

مسل نمبر ۲۹۶۸۱ میں فہمیدہ بیگم زوجہ چوہدری انور علی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی سوا سات تولہ مالیتی تیس ہزار روپے (۲) پلاٹ نمبر ۱۵/۴ دار العلوم غربی ربوہ مالیتی ایک لاکھ اسی ہزار روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم تین ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ بیگم ۲ منصور سٹریٹ کلفٹن کالونی P.O وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر۱ اقبال احمد ۲۰/۷ آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۲ عبد الکریم وصیت نمبر ۱۱۳۹۲۔

مسل نمبر ۲۹۶۸۲ میں صفدر محمود سعید ولد غلام مصطفیٰ سعید قوم منجھوٹہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ واقع لنک ماڈل ٹاؤن اعجاز پارک لاہور مالیتی دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۸۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر صفدر محمود سعید D ۳/۴ شیخ زید ہسپتال کالونی مسلم ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱ گواہ شد نمبر۲ سلطان احمد بھٹی وصیت نمبر ۲۳۱۲۹

مسل نمبر ۲۹۶۸۳ میں محمد اعظم ولد فضل دین قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۷۹ء ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر A/۱۲۷۴ تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور مالیتی پانچ لاکھ روپے کا ۱/۵ حصہ میرے حصہ کی قیمت ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اعظم A-۱۲۷۴ تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر۱ سفیر احمد ولد محمد احمد B/۲۵۹ محلہ بٹ رنگاں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر۲ ناظم الدین برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۹۶۸۴ میں عظیم اعظم زوجہ محمد اعظم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱۶۰۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۴

خصوصیات ہیں اور انہیں کیوں پسند کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبری کے متعلق فرمایا کہ ایک صفحہ کا مضمون لکھو گزشتہ دنوں برادر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین نے مجھے بتایا میں پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا آپ کا وہ مضمون بھی میری نظر سے گزرا جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو انٹرویو دیتے ہوئے آپ نے لکھا تھا اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے بڑے اچھے ریمارکس تھے۔ (یہ تو ضمنی بات) اس وقت بتانا صرف یہ مقصود تھا کہ میرا رجحان تجارت کی طرف نہ ہونے کا یہ نتیجہ بھی ہے کہ میں اپنا شائع شدہ لٹریچر زیادہ تر مفت ہی تقسیم کرتا رہا۔ (شائد یہ بات بھی دلچسپی کی ہو کہ باوجودیکہ میں نے اپنی متعدد کتابیں خاص طور پر شعری کے مجموعے شائع کئے ہیں لیکن یہ سب کتابیں میں نے مفت تقسیم کی ہیں جب کوئی دوست ان میں سے کسی کتاب کی قیمت کے طور پر مجھے کچھ رقم پیش کرتا ہے تو میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں مجھے شرمندہ نہ کیجئے میں نے کتاب آپ کو تحفے کے طور پر دی ہے اسے پڑھنا ہی اس کی قیمت ہے۔)

یوروبا ترجموں میں اس کتاب کا ترجمہ بھی شامل ہے جو محترم حکیم فضل الرحمان صاحب نے تصنیف کی اور آکسفورڈ پریس نے اسے شائع کیا۔ اور ایک لمبے عرصے تک وہ رسول کریم ﷺ کی مختصر سوانح حیات کے طور پر نائیجیریا کے تمام اسلامی سکولوں میں پڑھائی جاتی رہی۔

جہاں تک دعوت الی اللہ کے لئے تیاری کا سوال ہے یہ شائد یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ جب میں نائیجیریا پہنچا اور حضرت حکیم صاحب کے ساتھ مجھے دو سال تک کام کرنے کا موقعہ ملا تو میں شام کے وقت بائبل لے کر کسی سیر گاہ میں چلا جاتا تھا اور مطالعہ شروع کر دیتا تھا۔ جس بنچ پر لوگ مجھے بیٹھا دیکھتے تھے اس بنچ کے ارد گرد جمع ہو جاتے ایک اچکن اور پگڑی والے شخص کے ہاتھ میں بائبل دیکھ کر کسی قدر حیرانی کا اظہار کرتے اور اس حیرانگی کے نتیجہ میں جو بات شروع ہو جاتی وہ میری دعوت الی اللہ کے سلسلے میں تربیت کا رنگ رکھتی تھی۔ مجھے اس طرح بائبل کو خوب خوب پڑھنے کا موقعہ ملا اور میں نے اپنی ذاتی کوششوں سے اس کے حوالے نوٹ کئے۔ اسی طرح قرآن کریم کے بھی میں نے اپنی ضرورت اور اپنی ذاتی کوشش کے مطابق تمام حوالے جمع کئے۔

میری تعلیم تو سکول کالج کی تھی۔ میں کسی دینی مدرسے کا تعلیم یافتہ نہیں تھا اس لئے مجھے ان امور پر خاصی محنت کرنی پڑی لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ محنت میرے کام آئی۔

جب حضرت حکیم صاحب کی واپسی پر میں نے مشن کا چارج لیا تو دعوت الی اللہ ہی کے سلسلے میں بعض احمدی نوجوانوں کو لیگوس بلا کر اور مشن ہاؤس میں ان کی رہائش کا انتظام کر کے ان کی تربیت کرتا رہا۔ دوروں پر جاتا تھا تو میں ان میں سے بعض کو اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ بعض اوقات خود تقریر کرنے کی بجائے ان سے کہتا تھا کہ آغاز تم کرو پھر میں اسے آگے بڑھاؤں گا۔ گویا کہ انہیں بھی دعوت الی اللہ کے لئے اپنی ذاتی مساعی میں شامل کرتے ہوئے بطور معلم یا مربی تیار کیا گیا۔

چونکہ اخبارات میں میرے کالم مضامین خطوط اور بیان اکثر چھپتے رہتے تھے اس لئے ہر طبقے کے لوگوں سے خاصی واقفیت پیدا ہو گئی۔ اور میں ان سب لوگوں کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس واقفیت کی بنیاد احترام پر رکھی۔ مکرم وزیر اعظم صاحب الحاج ابوبکر تفاوا بالیوا نے تو مجھے اپنا وہ ٹیلیفون نمبر بھی دے رکھا تھا جو کہیں درج نہیں ہوتا۔ انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ جب بھی ضرورت پیش آئے اس ٹیلیفون پر میرے ساتھ بات کر لو۔ اور چونکہ ایک وقت میں صدر مملکت وہ شخص تھا جسے پریس لارڈ بھی کہا جاتا تھا ان کے ساتھ بھی خاصا قریبی رابطہ تھا اور کہا جا سکتا ہے کہ دوستی کے مراسم تھے۔ دفاتر میں بھی یہی حال تھا۔ تعلیمی دفاتر ہوں۔ پولیس اور امیگریشن کے دفاتر ہوں۔ کسٹم کے دفاتر ہوں یا کوئی اور ان تمام جگہوں پر مجھے واقفیت پیدا کرنے اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ ملتا رہتا تھا۔

بقیہ صفحہ ۳

دانتوں کا گرمی سردی میں حساس ہونا مرک سال دانتوں کی گرمی سردی کی تکلیف کو دور کرتی ہے۔ کالی کارب اس کی ایک خاص دوا ہے۔ دانتوں کا تعفن ہو، سوڑھے گل سڑ گئے ہوں۔ پائیوریا کی شکلیں بن گئی ہیں۔

کالی کارب میں جامد دردیں بھی اور دوڑتی پھرتی دردیں بھی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے یاد ہے ایک دفعہ سفر کے دوران رات کو کمر کی شدید تکلیف سے آنکھ کھلی یہ سردی کی علامت تھی۔ کمرہ ٹھنڈا ہو لحاف اترا ہوا ہو تو کمر پر اس کا اثر ہو گا۔ فوراً میرے دماغ میں کالی کارب آئی۔ ایک ہی خوراک لی اور ٹھیک ہو گیا۔ اگر دوا کا مزاج سمجھ لیں تو پھر دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

اس کے نورلیجیا میں سردی سے اعصاب کو گرمی لگتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے تمام ریشوں کو آگ لگ جاتی ہے۔ پیٹ میں گرمی کے Spots پیدا ہو جاتے ہیں۔ سردی سے کم ہونے کی بجائے آگ بھڑکتی ہے گرمی سے آرام آتا ہے۔ Nerves جو دکھتی ہوئی ہوں گرمی سے سکون پاتی ہیں اور سردی سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ آگ سی لگی ہوتی ہے۔ یہ خاص علامت ہے۔

نزلے میں تضادات نزلے میں اس کا عجیب تضاد ہے۔ نزلہ ہو تو سردرد کو آرام آ جاتا ہے۔ نزلہ بند ہو Sinocitis ہو تو نکس وامیکا 1000 کی خوراک سے عموماً آرام آ جاتا ہے۔ لیکن کالی کارب میں نزلہ جاری ہو تو سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا اپنے تضادات ہی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس میں نزلہ ہو تو سر کھوکھلا محسوس ہوتا ہے۔ اور کھوکھلے سر کی درد کالی کارب کی خاص علامت ہے۔

مثانے کا نزلہ مثانے کا نزلہ۔ اس میں کالی کارب خاص دوا ہے اس کا وقت دن بھر ہے سارا دن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پیشاب آتا ہے۔

کالی کارب میں رات کو سونے کے بعد وہ مریض بھی جس کو ذیابیطس نہیں ہے وہ بھی بار بار اٹھتا ہے خصوصاً ۳ سے ۴ بجے رات تک۔ فاسفورس میں بغیر ظاہری وجہ سے آنکھ کھلتی ہے۔

کالی کارب کا مثانہ بڑا حساس ہو جاتا ہے ذرا سا بھی پیشاب ہو تو اسے باہر نکال دے گا۔ عورتوں کو پیشاب روکنا بھی مشکل ہو جاتا ہے غسلخانے تک جانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کالی کارب کی خاص علامت ہے جلد جلد گلا خراب ہونا۔ گلے کے گلینڈز کا موٹا ہو جانا۔ پیچھے کے گلینڈز پھول جاتے ہیں دونوں طرف کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ سخت ہو جاتے ہیں اس میں کالی کارب اچھا اثر کرتی ہے۔

جسم میں جگہ جگہ ورمیں ہوں۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے اوپر ہو اور پھر جب دوران خون سر کی طرف نمایاں ہو تو بیلاڈونا یاد کریں۔

اس میں پیٹ میں ہوا ابھرنا بھی ہے مگر یہ کوئی علامت نہیں۔ ۵۰-۶۰ دواؤں میں ایسا ہوتا ہے۔

معدے کی ہوا سے دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اس سے شبہ ہوتا ہے دل کی تکلیف ہے۔ حالانکہ یہ ہوا کا درد ہے۔ دل کی تکلیف کا اثر سینے کی درمیانی ہڈی Sternum پر ہے۔ اور بائیں بازو پر ہے۔

بواسیر کے موہکے کالی کارب میں بواسیر کے موہکے ہیں۔ اس کے لئے مریض کا معائنہ کرنا چاہئے۔ کالی کارب اور ایسکولس Aesculus میں فرق یہ ہے کہ ایسکولس میں سختی اور نیلاہٹ ہوتی ہے۔ عام طور پر ہومیوپیتھ پسند نہیں کرتے کہ مریض کو بتائیں خود دیکھو۔ کسی قریبی سے مدد لو۔

اس میں ٹھنڈے پانی سے وقتی آرام آتا ہے۔ تیز ٹھنڈی ہوا سے رویٹک دردیں (جوڑوں کی دردیں) سوجے ہوئے غدود کی دردیں وہاں خون کا رش اور تناؤ دردیں پیدا کرتا ہے۔ عام طور پر خون کے دباؤ میں ٹھنڈ کام دیتی ہے۔

بہت غور کریں تو یہ تضادات نہیں ہیں۔ یہ مختلف محرکات ہیں جو کالی کارب میں پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ بیماریوں کی نوعیت پہچانیں تو تضادات کا حل بھی مل جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶

گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمیم اعظم زوجہ محمد اعظم صاحب A-1274 تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر۱ سفیر احمد وصیت نمبر۱ ۲۶۵۶۱ گواہ شد نمبر۲ محمد اعظم خاوند موصیہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ہومیوپیتھک کتب و ادویات دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعائیت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر طاہر ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771، 04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 8 اکتوبر-1994ء
موسم اعتدال کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے سیاسی بحران کو حل کرنے کے لئے سیاسی پیکیج کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انتخابات سے پہلے ضمانت دی جائے کہ آئندہ اسمبلیاں اپنی پانچ سالہ مدت پوری کریں گی۔ انہیں کوئی فرد واحد برطرف نہیں کر سکے گا۔ ہارنے اور جیتنے والے انتخابی نتائج کو تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگلے دس سال تک وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک نہیں لائی جائے گی۔ پارلیمنٹ کی بالادستی کو ختم کرنے والے تمام انفرادی اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے خواتین کی نشستیں بحال کی جائیں گی۔ حزب اختلاف کے ملکی اور قومی امور میں شرکت کا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔ منصفانہ انتخابات کے لئے آئینی ضمانتیں مہیا کی جائیں گی۔ ان شرائط کو طے کرنے کے بعد صدر اور وزیر اعظم استعفیٰ دے دیں گے اور اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا اب گیند وزیر اعظم کے کورٹ میں ہے کہ وہ صرف دو استعفوں سے جمہوریت کو بچا سکتی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے نواز شریف کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پیش کرنے کے لئے پاکستانی وفد کی قیادت کریں۔ بھارت بھی اپنے اپوزیشن لیڈر کو ساتھ لے کر جارہا ہے سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی۔ مسٹر حامد ناصر چٹھہ اور نوابزادہ نصراللہ خان بھی پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب صدر پروفیسر غفور احمد نے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات کے لئے سات نکاتی ایجنڈا پیش کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسمبلیوں کی مدت میں تخفیف کی جائے۔ احتساب جاری رہے۔

○ بلوچستان اسمبلی نے کالا باغ ڈیم کے خلاف قرارداد منظور کر لی ہے۔ قرارداد کی منظوری کے وقت وزیر اعلیٰ اور ۱۸ صوبائی وزراء ایوان میں موجود نہیں تھے اپوزیشن لیڈر سردار اختر مینگل نے قرارداد پیش کی تو کسی نے مخالفت نہیں کی۔

○ ہانگ کانگ کی ایک فرم کی طرف سے کوئلہ کے ذخائر سے پانچ ہزار ۲۸۰ میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے لئے ۷۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا معاہدہ حکومت پاکستان سے کر لیا گیا ہے۔ یہ فرم تھر میں سڑکیں بھی بنائے گی۔ وزیر اعظم نے معاہدے کے بعد کہا کہ غربت اور جہالت ہمارا مقدر نہیں ہم پاکستان میں معجزہ رونما ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ توانائی کا بحران ہمارے لئے ایک چیلنج تھا لیکن اب اتنی درخواستیں آگئی ہیں کہ ہمارے لئے مسئلہ بن گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے کارکن ۱۱۔ اکتوبر کی پہیہ جام میں شرکت کریں گے اور ان کی قیادت غیر جانبدار رہے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے وزیر اعظم کے اس خط کی نقول' جس میں انہیں اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کا قائد بننے کو کہا گیا ہے' اپنے ساتھیوں ولی خان' اجمل خٹک' اور دوسرے رہنماؤں کو بھجواتے ہوئے کہا ہے کہ میری رہنمائی کریں۔

○ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ مسٹر نواز شریف اپوزیشن کی طرف پیش کئے گئے ۹ نکاتی پیکیج پر مذاکرات کی شرط پر وزیر اعظم کی طرف سے اقوام متحدہ جانے کی پیشکش قبول کر لیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق اور وفاقی وزراء ڈاکٹر شیر افگن اور غلام اکبر لاسی نے حکومت کے استعفے اور نئے انتخابات کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئینی پیکیج کے تمام پہلوؤں پر بات چیت ہو سکتی ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ۱۱۔ اکتوبر کو حکومت کے تمام حربے ناکام ہو جائیں گے حکمران قوم کی جلد جان چھوڑ دیں گے ہمارے رابطوں کے بغیر ہی عوام موجودہ حکومت سے نجات کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں نواز شریف کی رہائش گاہ پر مختلف تنظیموں کے رہنماؤں کا تانتا بندھا رہا جو ۱۱۔ اکتوبر کی پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب بنانے کی یقین دہانی کرانے آئی تھیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ غیر ملکی جانتے ہیں کہ سیاسی عدم استحکام کے باوجود معاشی پالیسیاں قائم رہیں گی۔ بے نظیر حکومت نے نجی سرمایہ کاری کو اپنا محور بنا لیا ہے۔ مشرق وسطیٰ اور برطانیہ سے بھی سرمایہ کار وفود آئیں گے۔ حالیہ کامیابی کا سہرا توانائی میں حکومتی مداخلت کم کرنے کی پالیسی پر ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے سیاسی محاذ آرائی اتنی شدت اختیار کر چکی ہے کہ مفاہمت کا امکان بہت کم ہے۔ انہوں نے نواز شریف کے پیکیج ڈیل پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ اسمبلیوں نے اپنی مدت پوری نہ کی تو ملک میں پھر کبھی جمہوریت نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک نئے انتخابات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

○ راولپنڈی میں گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ۲۰۰ مسلم لیگی کارکنوں کو ڈکیتی اور چوری کے مقدمات میں پکڑ لیا ہے۔ ملک بھر میں گرفتاریوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

○ کسٹم ہاؤس لاہور میں "قید" ۳۴۲ مسافروں کو جو بھارت سے آئے تھے سات روز کے بعد تفصیلی چیک اپ کے بعد "رہا" کر دیا گیا ان میں سے کسی میں بھی طاعون کے جراثیم نہیں پائے گئے۔

○ عالمی ادارہ صحت نے پاکستان کو پلیگ فری قرار دے دیا ہے۔

○ لائن آف کنٹرول پر بلا اشتعال بھارتی فائرنگ سے ایک نوجوان طالبہ سمیت ۲۔ افراد شہید ہو گئے۔ ۴ مزید زخمی ہوئے۔ پونچھ سیکٹر میں یہ واقعہ ہونے کے بعد علاقہ کی سڑکوں کو ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

○ جہلم میں بھی کمانڈو ایکشن کے ذریعے پہیہ جام کو ناکام بنانے کے لئے گرفتاریاں کی گئی ہیں۔

○ ۱۱۔ اکتوبر کو پنجاب بھر میں اپوزیشن کو فری ہینڈ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے پرامن مظاہرے اپوزیشن کا حق ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تشدد کی باتیں سابق وزیر اعظم کو زیب نہیں دیتیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو مظاہرے یا جلسے کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہو گی لیکن شہریوں کی جان و مال کو نقصان پہنچانے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔

○ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ آئندہ ہفتے سے اسلام آباد میں عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ تمام مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے ماتحت کام کریں گے اور ان کے فرائض صرف مقدمات کی سماعت تک محدود ہوں گے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے باعث مجسٹریٹوں کے قانونی فیصلوں کو تحفظ حاصل نہیں رہا تھا۔

○ پاکستان ریلوے نے خسارہ کے باعث ۴۔ ریل گاڑیاں بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ آسٹریلیا کے دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میں جو راولپنڈی میں ہو رہا ہے پاکستان فالو آن پر مجبور ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم ۵۲۱ رنز کے جواب میں صرف ۲۶۰ سکور کر سکی۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم فاروقی نے کہا ہے کہ کوئی مذہبی جماعت نواز شریف کی تحریک نجات کی حمایت نہیں کرتی۔ پہیہ جام ہڑتال کا اعلان قوم کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے۔

○ آذربائی جان کے وزیر اعظم کو صدر کے خلاف بغاوت کے الزام میں برطرف کر دیا گیا۔ کئی اعلیٰ افسر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں سازش میں جلاوطن صدر اور روس ملوث ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔

○ امریکہ نے پاکستان کے خلاف وہ اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا فیصلہ کر لیا جو چین سے میزائل ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے جرم میں لگائی گئی تھیں۔ امریکہ نے تصدیق حاصل کر لی ہے کہ یہ الزام غلط تھا۔

○ بے نظیر بھٹو حکومت کے ایک سال میں بجٹ کا خسارہ کم ہو گیا ہے اور امریکہ سے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔ مہنگائی برقرار ہے۔ شدید سفارتی سرگرمیوں کے باوجود عالمی برادری کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کی ہمنوا نہیں بن سکی۔

محسن بازار اقصیٰ روڈ میں
دکان کرایہ کیلئے خالی ہے
فوری رابطہ شفیق احمد
نبیل کلاتھ ہاؤس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی • کڑھائی • چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۱/۱۱ الصدر جنوبی ربوہ

ضرورت سٹاف
ہمارے ادارے کو چند لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے امیدوار کم از کم بی اے / بی ایس سی پاس ہو یا امتحان دیا ہو۔ پڑھانے کا شوق بھی ہو۔ اردو' انگریزی کی لکھائی اچھی ہو۔ درخواست و انٹرویو ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۴ء
پرنسپل الاحمد کیمرج اکیڈمی ربوہ
فون 212407